اینٹی ریٹرووئیل علاج

لیکھک

برونز گونکلاویز

اینٹی ریٹرووئیل علاج (اے۔ آر۔ ٹی) کا ارتقا طب کی تاریخ کی سب سے اہم حقیقتوں میں سے ایک ہے۔ اے۔آر۔ٹی ایچ۔آئی۔وی اور ایڈز کا بنیادی علاج ہے۔ یہ سمجھنا ضروری ہے کہ یہ پوری شفا نہیں دیتا لیکن اس نے ایچ آئی وی کا پھیلاؤ ضرور روکا ہے۔

اے۔ آر۔ ٹی کی مختلف دستورعمل ہیں جو ایچ آئی وی کے دور زندگی کے مختلف پہلوؤں پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اینٹی ایچ آئی وی ادویات کے گروہ درج ذیل ہیں: نیوکلوسایڈ/نیوکلوٹایڈ ریورس ٹرانسکرپٹیز انحبیٹرز، نون نیوکلوسایڈ ریورس ٹرانسکرپٹیز انحبیٹرز، پروٹیز انحبیٹرز اور فیوژن یا داخلی انحبیٹرز۔ اے۔آر۔ٹی کی پہلی قسم نیوکلوسایڈ اینالوگ ۱۹۸۰ میں ایجاد ہوئی۔ لیکن بچاؤ کی شرح ۹۰ کی دہائی میں معنی خیز سطح تک پہنچی جب معالج ایک ساتھ دو یا تین دوا استعمال کرنے لگے۔ اس کی یہ وجہ ہے کہ ایچ آئی وی بہت جلدی تبدیل ہوتا ہے اور اس بنا پر یہ بڑی آسانی سے دوا کے خلاف مزاحمت کی قوت پیدا کر لیتا ہے۔ اب تک ۴۰ سے زائد دواؤں کو لائسنس مل چکے ہیں جن میں انفرادی اور ملحقہ دونوں فارمولے شامل ہوتے ہیں۔

اینٹی ریٹرووئیل علاج کا مظہر طبی تشخیص، وائرل لوڈ اور سی ڈی ۴ خلیوں پر مبنی ہے۔ یہ تینوں جز طے کرتے ہیں کہ آیا علاج شروع کیا جائے یا اسے ملتوی کیا جائے۔ ایڈز کے خطرے کا موازنہ طویل المیعاد ٹوکسیسٹی اور وائرل مزاحمت کے خطرے کے ساتھ کرنا پڑتا ہے۔ زیادہ تر دوسری ثقافتوں کے لوگوں کو یہ سمجھنا مشکل ہوتا ہے کہ ہر ایچ آئی وی سے متاثرہ شخص کو فوری علاج کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس کے برعکس کچھ لوگ اینٹی ریٹرووئیل علاج سے بھی اتنا ہی ڈرتے ہیں کہ جتنا ایڈز سے۔ وہ یہ سوچتے ہیں کہ کیونکہ وہ دوا لے رہے ہیں وہ مرنے کے قریب ہیں۔ ظاہر ہے یہ بات قطع طور پر درست نہیں۔ ایک اور گروہ کا یہ خیال ہے کہ اگر انہوں نے علاج کرایا تو وہ کام کرنے کے قابل نہیں رہیں گے کیونکہ انہیں گھنٹوں ہسپتال میں انفیوژن لگوانے کے لیے بیٹھنا پڑے گا۔ یہ ایک غلط خیال ہے کیونکہ اے آر ٹی گولیوں کی صورت میں ہوتی ہے اور مریض وہی زندگی گزار سکتے ہیں جو وہ علاج سے پہلے گزارتے ہیں۔

اینٹی ریٹرووئیل دوا کب تبدیل کرنی ہوتی ہیں؟ یہ ایک عام صورتحال ہے جس سے تقریباً ۵۰ فیصد مریضوں کو علاج کے پہلے سال میں گزرنا پڑتا ہے اور اس کی تین وجوہات ہیں: شدید منفی اثرات (مثلاً شدید ہیچش، پولی نیوروپیتھی، خون کی کمی اور لبلبے کی سوزش)، وائرل علاج کا ناکام ہونا اور طویل المیعاد ٹاکسیسٹی۔

حالانکہ اے آر ٹی کے اجراج نے ایچ آئی وی اور ایڈز کے علاج کو تبدیل کیا اور متاثرہ فراد کی زندگیوں کو طویل کیا، اس کی قیمت اس علاج کو غریب ملکوں تک پہنچانے میں بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ کے مطابق ۲۰۰۶ میں ۳۹۵ لاکھ لوگ اس مرض میں مبتلا تھے جن کی اکثریت کم آمدنی والے ممالک میں رہتی ہے۔ بہت کم تعداد اے آر ٹی لے رہی ہے۔ ایچ آئی وی کے موثر علاج کے لیے اے آر ٹی ایک ذریعہ ہے۔ اگر متاثرہ فراد کو اینٹی ریٹرووئیل علاج نہ ملا تو ان کی متوقع زندگی بہت کم ہو گی۔